محمد عمر فاروق

اردشیر کاوس جی کی کج روی

انگریزی اخبار ''ڈان'' کے کالم نویس اردشیر کاوس جی کے تازہ کالم کا ترجمہ ۱۹ر فروری کے روزنامہ ''خبریں'' اسلام آباد میں بعنوان 'غیرت کے نام پر قتل اور ہماری کج روی'' شائع ہوا۔ جس میں اردشیر نے حسب سابق بالواسطہ طور پر دین اسلام پر رکیک حملے کیے ہیں۔ اسلام پر طعنہ زنی اردشیر کا قدیمی من بھاتا مشغلہ ہے۔ چونکہ وہ ایک وکیل ہیں اور قانونی احتیاط اور عوامی ردِعمل کا بخوبی ادراک بھی رکھتے ہیں۔ اس لیے وہ اسلام پر براہ راست حملہ زن ہونے کی بجائے اپنی ہفوات کا رُخ علماء کرام کی طرف کر کے اپنے باطن کی غلاظت اُگلتے رہتے ہیں۔ اصولی بات تو یہ ہے کہ انہیں اسلامی عقائد یا مسلمانوں کے قول و فعل پر بحث کرنے کا کوئی شرعی یا قانونی حق مطلقاً حاصل ہی نہیں ہے' کیونکہ وہ زرتشتی (پارسی) مذہب کے پیروکار ہوتے ہوئے دائرہ اسلام سے خارج ہیں، لیکن وہ ہیں کہ از خود اسلام اور مسلمانوں کے ہر معاملے میں اپنی ٹانگ اڑاتے ہیں، اور بحمداللہ ہمیشہ منہ کی کھاتے ہیں۔

زیر بحث کالم میں بھی اردشیر کے اسلام دشمن رویّے کا اظہار ان کے زہر اگلتے لفظوں کی صورت میں موجود ہے۔ انہوں نے کالم کا آغاز اپنے دو سوالوں اور ان کے خود ساختہ جوابوں سے کیا ہے۔ کہ (۱) بحیثیت قوم ہم تعلیم یافتہ قوم ہیں؟ جواب ہے نہیں، (۲) کیا کج روی یا بگاڑ موجود ہے؟ جواب ہے، ہاں۔ پھر انہوں نے جنرل پرویز مشرف کو اپنی ڈھال کے طور پر استعمال کرتے ہوئے، ان کی حکومت کے ابتدائی ایام میں ان کی کتوں کے ساتھ چھپنے والی ایک تصویر کا ذکر کیا ہے کہ اس تصویر کی اشاعت پر لوگوں نے شور مچا دیا۔ گویا اردشیر کے نزدیک یہ شور شرابا تعلیم کی کمی اور کج روی کا باعث تھا۔ حالانکہ اس کا جواب اردشیر نے ان الفاظ میں خود ہی دے ڈالا ہے کہ ''لوگوں کو اس بات پر غصہ تھا کہ ایک اسلامی ملک کے لیڈر نے اسلامی اصولوں کی دھجیاں بکھیر دی ہیں'' کوئی اردشیر سے اتنا تو پوچھے کہ جب وہ خود پاکستان کو اسلامی ملک تصور کرتے ہیں اور جب مسلمان ایک خلافِ شرع کام کو اسلامی اصولوں کے متصادم سمجھتے ہیں تو اردشیر کے پیٹ کو کیوں مروڑ اٹھنے لگتے ہیں، اور وہ ہذیانی حالت میں جذبۂ سگ پروری کے تحت کتوں کی حمایت اور اسلام کی مخالفت میں اپنی منہ کی جھاگ یوں اڑاتے ہیں کہ ''یقیناً خدا ہی نے کتوں کو پیدا کیا ہے، لیکن اسلام کے ان شارحین کے مطابق کتوں کو ناپسند مخلوق میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ انسان جیسی اشرف المخلوقات کو کتوں سے قریبی رابطہ نہیں

رکھنا چاہیے۔'' پھر اردشیر نے جنرل پرویز کی متذکرہ تصویر کے ناقدین کو غیر معقول، متعصب اور جنونی عناصر کے القاب سے نوازا، اور بانی پاکستان اور فاطمہ جناح کی کتوں سے محبت اور ان کی کتوں کے ہمراہ تصاویر کو اپنے دلائل کے جواز میں پیش کیا۔ ہمیں بانی پاکستان، فاطمہ جناح اور پرویز مشرف کے ان ذاتی افعال سے کوئی سروکار نہیں، بلکہ ہمارے لیے اصل حجت اور نا قابلِ عمل و تقلید مستند مآخذ قرآن و سنت اور تعامل صحابہؓ ہیں۔ جن پر ہمارے دینی عقائد کی عمارت استوار ہے۔ اسلام نے کتے کو ناپاک جانور بتایا ہے اور اس کے رکھنے کی اجازت کو چند مخصوص حالات کی حدود میں پابند کیا ہے۔ اس لیے ہم بحیثیت مسلمان اس معاملے میں اسلام اور شارحینِ اسلام کے مقلد اور پابند ہیں۔ البتہ اردشیر غیر مسلم ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کتوں کے ساتھ سوئیں یا جاگیں، ان کے ساتھ کھائیں یا پئیں، ان کے ساتھ خوش فعلیاں کریں یا...... انہیں کوئی نہیں روکے گا۔ ویسے بھی قرآن کے الفاظ میں مشرک نجس ہیں، اس لیے نجس و ناپاک کا اختلاط غیر فطری نہیں ہے۔ البتہ وہ اسلام اور مسلمانوں کو اس سے معاف رکھیں اور اپنی حد تک اندر رہیں، انہیں مسلمانوں کے مسلمہ عقائد کے خلاف ژاژ خائی کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

اردشیر نے آگے چل کر جہاد کا عقیدہ رکھنے پر مسلمانوں کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا ہے، لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کے نزدیک اللہ کا حکم ہے اور اس حکم کی بجا آوری مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے۔ اردشیر کو یہ بھی اعتراض ہے کہ ''مسلمان نوجوانوں کو پڑھایا جاتا ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا یہ حق ہے کہ وہ دنیا پر حکمرانی کریں اور ان غیر مسلموں کو قتل کریں جو ان کے مقاصد کی مخالفت کرتے ہیں'' حالانکہ حقائق اس کے برعکس ہیں۔ اسلام ایک آفاقی دین ہے۔ جس کا مقصدِ حقیقی، ادیانِ باطل کا خاتمہ اور اللہ کے سچے دین کی تبلیغ و اشاعت ہے۔ جس کے لیے بالترتیب دو ذرائع تبلیغ اور جہاد ہیں، جن کے ذریعے مخلوقِ خدا کو حقیقی دین یعنی اسلام کا پیغام پہنچایا جاتا ہے۔ اسلام کا مقصود محض دُنیوی اقتدار نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے متعین کردہ اصول و عقائد کا انفرادی و اجتماعی نفاذ ہے۔ اسلام دنیا پر شخصی حکمرانی نہیں، بلکہ الٰہی نظام کی حکومت اور اس کی حاکمیت اور غلبے کا علمبردار ہے تاکہ مخلوق پر خالق کا نظام نافذ کر کے کرۂ ارض پر بسنے والے انسانوں کو ایمان، امن، سلامتی، انصاف اور مساوات جیسے انمول تحائف سے نوازا جائے۔ اسلام غیر مسلموں کو بلاجواز قتل کرنے کا حکم نہیں دیتا، بلکہ وہ پُر امن غیر مسلم شہریوں، عورتوں، بوڑھوں، بچوں حتیٰ کہ ان کی فصلوں تک کی حفاظت و پاسبانی کی ضمانت عطا کرتا ہے۔ آخر اردشیر اسلام کی یہ سچی تصویر پیش کرنے سے گریزاں کیوں ہیں؟ وہ محض اسلام دشمن اور اشتعال انگیز پراپیگنڈے کے مناد بن کر کبھی بھی اسلام کے اُجلے چہرے کو گہنا نہیں سکتے، بلکہ اُلٹا وہ اپنے ہی چہرے کی سیاہی میں اضافہ کرتے چلے جارہے ہیں۔

غیرت کے قتل پر بھی اردشیر کو بہت تشویش ہے۔ غور کا مقام یہ ہے کہ اردشیر جن بیرونی غیر مسلم معاشروں کی

ترجمانی ونمائندگی کررہے ہیں، ان کی لغت میں غیرت نام کا کوئی لفظ ہی نہیں پایا جاتا، بلکہ وہ اپنی عورتوں کے ساتھ غیر مردوں کے تعلقات پر قطعاً برا نہیں مناتے۔ اس لیے ہمارے معاشرے میں قتل کے ایسے اِکّا دُکّا واقعات ان کے لیے کسی عجوبے سے کم نہیں ہیں۔ اردشیر تعلیم کی کمی کو پاکستانی معاشرہ کے بگاڑ کا اہم سبب مانتے ہیں، لیکن وہ خود ہی اپنے اس مفروضے کی تکذیب کرتے ہوئے اعتراف کرتے ہیں کہ ''غیرت کے نام پر قتل کی نہ صرف ان پڑھ اور محروم طبقہ پاسداری کرتا ہے، بلکہ وہ لوگ بھی اس کی پاسداری کرتے ہیں۔ جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ انتہائی تعلیم یافتہ اور روشن خیال لوگ ہیں'' اور اس ضمن میں اردشیر نے سندھ کے ایک وزیر کے علاوہ آکسفورڈ کے تعلیم یافتہ جناب وسیم سجاد سابق چیئرمین سینٹ کے نام بطور مثال پیش کیے ہیں۔ اب اردشیر خود ہی انصاف کریں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اور اگر وہ خود اس امر کی وضاحت کردیں کہ اس ضمن میں ان کا ذاتی مسئلہ کیا ہے تو شاید ان کی تشویش اور پریشانی کم کرنے میں مدد کی جاسکے۔

ہمیں حیرت ہے کہ روزِ اوّل سے کج رو اردشیر کاوس نے صرف اسلام اور مسلمانوں ہی کے خلاف یہ محاذ کیوں کھول رکھا ہے کہ وہ اپنے تقریباً ہر کالم میں اسلام دشمن نمائندے ہی کے روپ میں کیوں دکھائی دیتے ہیں؟ اور صرف مسلمان ہی ان کے نزدیک گردن زدنی کے مستحق کیوں ٹھہرتے ہیں؟۔ انہوں نے کبھی اپنے ہم مذہب زرتشتیوں (پارسیوں) کے بارے میں لب کشائی نہیں کی بلکہ ہمیشہ ان کا دفاع کیا ہے۔ کیا صرف عام مسلمان، علماء، سرکاری ملازمین اور مسلم جاگیردار و سرمایادار ہی بشری کمزوریوں کے مرتکب ہوتے ہیں کہ وہ ان کی کردہ وناکردہ برائیاں ڈھونڈنے میں ہی مگن رہتے ہیں۔ ان کی توپوں کا رُخ اپنے ہم مذہبوں کے کرتوتوں کی جانب کیوں نہیں ہوتا جن کا شرمناک کردار تاریخ کا حصہ بن چکا ہے ؎

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

عمر فاروق ہارڈ ویئر اینڈ مل سٹور

عمارتی و صنعتی سامان، ہارڈ ویئر، پینٹس، ٹولز، بلڈنگ میٹریل

گورنمنٹ سے منظور شدہ کنڈے، باٹ و پیمانہ جات

صدر بازار، ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462483